سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سید نا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولو العزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد

فضل عمر رضہ مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا

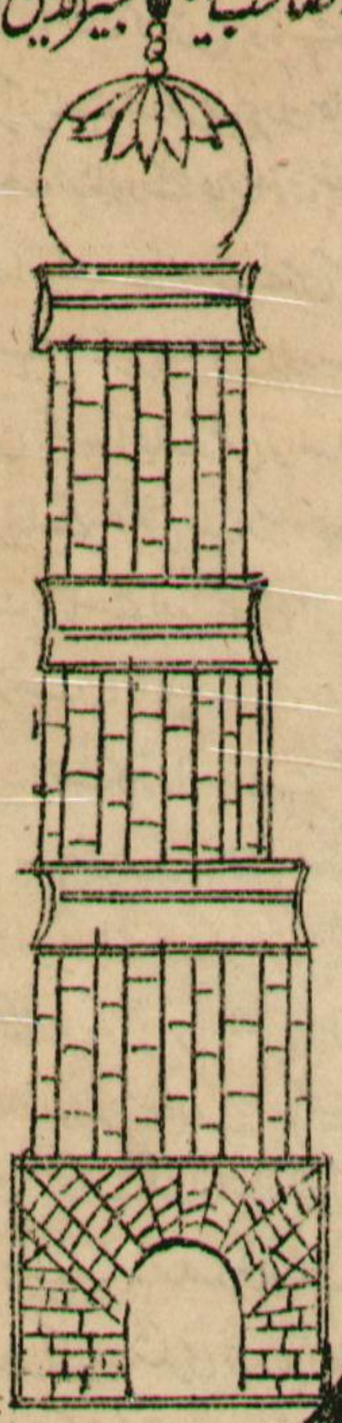

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر

Digitized by Khilafat Library

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

شرح قیمت
جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے صمہ
خواص سے غلہ
ہندوستان سے
باہر سائے
غیر مذاہب اور غیر
مستطیع احباب سے
(سیہ)

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی!
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی!

جلد (۱۹) | مورخہ ۲۸ - اپریل ۱۹۱۵ء | نمبر (۱۶)

نظم در مدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

آنے والا مرد کامل باخدا تو ہی تو ہے
تو ہی وہ موعود ہے جس پہ مسیحؑ کو ناز تھا
تجھ پہ صادق آئے الہام مسیحائے زمن
شامل ہو جائینگے اک دن سب ترے انصار میں
خلق کی اصلاح مقدر ہے تیرے ہی ہاتھ سے
کیوں نہ ہو شوکت تیری تحریر میں تقریر میں
تیرے ہی نوروں سے نکلیگا جہاں ظلمت سے
کفر اور اسلام کی تفریق تو نے آ کے کی!
کر دعا مردے ہوں زندہ لنگڑے پھر چلنے لگیں!
جھولیاں لعل و جواہر سے کہیں بھر بھر کے دے

تو ہی ہے اب مظہر شان خدا تو ہی تو ہے
تو ہی ہے وہ باصفا وہ اولیا تو ہی تو ہے
کیوں نہ ہو جب وحی خدا تو ہی تو ہے
جانینگے جب وارث علم ہدا تو ہی تو ہے
منتظر جسکے تھے ہم وہ رہنما! تو ہی تو ہے
دامن حق سے جو وابستہ رہا تو ہی تو ہے
اس شب دیجور میں ماہ لقا تو ہی تو ہے
رات دن کا آئینہ حق نما تو ہی تو ہے
تشنہ لب کے واسطے آب بقا تو ہی تو ہے
معدن حکمت ہے اور کان طلا تو ہی تو ہے

(خاکسار قدرت اللہ احمدی از لاہور)

چند سوالوں کا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳) تیسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ ایک نبی سے دوسرے نبی تک یا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک ایسا کوئی خلافت کا سلسلہ نظر نہیں آتا جو کوئی زمانہ خلیفہ کے وجود سے خالی نہ ہو۔ پس اگر پہلے یہ تواتر نہیں رہا تو اب کب تک رہ سکتا ہے؟

اس کے جواب میں معروض ہے کہ خلافت کی غرض و غایت اصل میں یہ ہوتی ہے کہ انبیاء اللہ جس مقصد کیلئے دنیا میں آتے ہیں اسکی تکمیل اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے نہیں کرواتا۔ بلکہ ان کے ہاتھ سے صرف اسکی تخم ریزی کرواکر انہیں واپس بلا لیتا ہے۔ اور چونکہ وہ مقصد اعلیٰ

مطبع ضیاء الاسلام مشین پریس قادیان میں! اہتمام شیخ عبد الرحمن پرنٹر کے چھپکر شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پبلشر کیلئے قادیان سے شائع ہوا۔

تخم کیحالت میں ہوتا ہے اسلئے وہ ابھی بہت کچھ آبیاری اور نگہداشت کا محتاج ہوتا ہے جسکے لئے اللہ تعالےٰ خلفاء کو کھڑا کرتا ہے اور پھر جب ایسے دن آجاتی ہیں کہ دشمنوں کے ہاتھ سے اس پودے کے تلف اور نابود کئے جانیکا خوف نہیں رہتا تو سنۃ اللہ کے ماتحت ایسے اسباب پیدا ہوجاتے ہیں کہ سلسلہ خلفاء بھی اُٹھ جاتا ہے اور پھر جب اس پودے کے خشک ہوجانے کے دن قریب آجاتے ہیں تو اللہ تعالےٰ کسی مجدد کو بھیجدیتا ہے۔ غرض خلفاء کا وجود بھی انبیاء کیطرح ایک رحمت ہوتا ہے اور جسطرح انبیاء کا اوٹھایا جانا گویا ایک رحمت کا زوال ہوتا ہے۔ اسی طرح خلفاء کا اُٹھ جانا ایک رحمت کا زوال ہوتا ہے۔ مگر دونوں میں فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ انبیاء کو لوگوں کے واسطے کو بغیر خود اپنے ہاتھ سے کھڑا کرتا ہے اور جب وہ اپنا فرض ادا کر چکتے ہیں تو انہیں واپس بلالیتا ہے لیکن ان کے بعد جو خلفاء اس مقصد کی تکمیل کیلئے کھڑے کئے جاتے ہیں انکا انتخاب اللہ تعالےٰ لوگوں کے ہاتھ سے کراتا ہے اور جب یہ سلسلہ خلافت اٹھایا جاتا ہے تو وہ بھی لوگوں کی بے شکری اور بد اعمالی کا نتیجہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جس رحمت (انبیاء) کو اللہ تعالےٰ بلاواسطہ بھیجتا ہے اور بلاواسطہ اٹھاتا ہے اسکی جا بجا ایک اور رحمت (خلفاء) کو قایم کردیتا ہے لیکن یہ دوسری نعمت جب چھنتی ہے تو اسکے بعد اسکی جا بجا کوئی رحمت نہیں آتی بلکہ اسکے بعد اس قوم کے منحوس ایام آجاتے ہیں جیسا کہ اگر کسی نبی کو کوئی قوم دکھ دے تو اس کے بُرے دن آجاتے ہیں اور وہ قوم بدلوا نعمت اللہ کفراً وا حلوا قومھم دار البوار کا مصداق ہو جاتی ہے۔ سو تکمیل مقصد کیلئے سلسلۂ خلافت ضروری ہے۔ اور اگر یہ سلسلہ قایم نہ ہو تو وہ تخم بالکل ضایع ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالےٰ انبیاء کو ناکام نہیں رکھنا چاہتا اسلئے وہ اس سلسلہ خلافت کو قایم کردیتا ہے ہاں بعد میں لوگوں کی ناشکری کی وجہ سے یہ نعمت ان سے چھن جاتی ہے حقیقت خلافت اور ضرورت خلافت کو حضرت اقدس نے رسالہ الوصیت! میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے "اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد* یہ خدا کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ××× ××××××× اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کردیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے جنکے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہونچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کرلیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہوجاوے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور انکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونیکی راہیں اختیار کرلیتے ہیں تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزے کو دیکھ لیتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہ رضہ بھی مارے غم کے دیوانوں کیطرح ہوگئے تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعنے خوف کے بعد ہم ان کے پیر جما دینگے" غرض جب نبی دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو اس وقت ابھی ان کی جماعت میں ایک ضعف ہوتا ہے جسے دور کرنیکے لئے اللہ تعالےٰ دوسری مرتبہ زبردست قدرت نازل فرماتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب ضعف کے آثار نمودار ہوئے تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو کھڑا کرکے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اسی طرح اللہ تعالےٰ ہر نبی کے بعد دکھایا کرتا ہے اور یہ اسکی سنت قدیم ہے جیسے کہ اس نے زمین و آسمان پیدا کئے اب اگر کوئی شخص کہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تھوڑا عرصہ ہی یہ سلسلہ جاری رہا اور پھر منقطع ہوگیا اور اس سے گویا یہ ثابت ہوا کہ نعوذ باللہ یہ سلسلہ ہی لغو ہے تو وہ غلطی کرتا ہے خلاصہ یہ کہ خلافت ایک رحمت ہے اور اس کا زوال ایک مصیبت ہے جو قوم کی ناشکری اور کفران نعمت کے باعث قوم پر آتی ہے پس جبتک یہی خلافت کا سلسلہ جاری رہے وہ غنیمت ہے اور اس خیال سے کہ آخر کب تک ساتھ دیگی اسکی ضرورت کا انکار کرنا یا خود اس کا انکار کرنا ایسی ہی غلطی ہے جیسے کوئی شخص اپنے کسی بزرگ یا عزیز کو اس خیال سے مار ڈالے کہ آخر اس نے ایک دن ہمسے جدا ہونا ہی ہے۔ ابھی سے کیوں نہ اس کا کام تمام کردیا جائے جو شخص تاریخ اسلام سے واقفیت رکھتا ہو اس سے یہ امر مخفی نہیں ہے کہ جس روز سے مسلمانوں نے خلفاء راشدین کی ناقدری و ناشکری کرنی شروع کی۔ اسی روز سے اسلام تفرقہ کا آماجگاہ ہوگیا۔ اور یہ تفرقہ دن بدن بڑھتا ہی گیا حتیٰ کہ یہ نوبت پہونچی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ پس قوم میں اتحاد اسی وقت تک قایم رہ سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ قوم ایک خلیفہ کے ماتحت ہو۔ اسلئے جبتک ملکر کام کرنے یعنے اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک سلسلہ خلافت کی بھی ضرورت ہے اور جسطرح اتحاد ایک رحمت ہے اسی طرح خلافت بھی ایک رحمت ہے اور جسطرح اتحاد ہمیشہ نہیں رہتا اسی طرح خلافت بھی ہمیشہ قایم نہیں رہتی اور پھر باوجود اسکے جسطرح اس سے اتحاد کی قیمت و اہمیت میں فرق نہیں آتا اسی طرح سلسلہ خلافت سے خلافت کی قیمت اور اہمیت میں فرق نہیں آتا۔

* آپ فرماتے ہیں کہ الوصیت کے الفاظ "جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا ہو۔ سب میرے بعد ملکر کام کرو" ایک ایسے زمانہ کی اطلاع دیتے ہیں جب کوئی روح القدس پاکر کھڑا نہ ہوگا۔ یعنے مصلح موعود اور وہ وقت ایسا ہوگا جب سب ملکر کام کرینگے۔ یعنی ایک شخص واحد اس نظام کو چلانیوالا نہیں ہوگا

یعنے مطاع نہیں ہوگا۔ میرے خیال میں آپنے الوصیت کی اس عبارت سے یہ مطلب نکالنے میں زیادہ تدبر سے کام نہیں لیا۔ کیونکہ جب حضرت اقدس خود دوسری جگہ اپنی جماعت کیواسطے ایک پیشرو واجب الاطاعت کا ہونا ہمیشہ کیلئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ تو اس عبارت کے ایسے معنے کرنے جو محکمات کے بالکل خلاف ہوں صحیح نہیں۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ حضرت اقدس کا لکچر پیغام صلح آپکی سب سے آخری تصنیف ہے جو طبع بھی آپ کی رحلت کے بعد ہی ہوئی اور جو وقت آپ اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے اس سے صرف چند گھنٹے بعد آپ رحلت فرما گئے۔ اللھم صل علیہ وعلی سیدنا محمد وبارک وسلم۔ اس لیکچر میں آپ فرماتے ہیں کہ "میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کیلئے تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ قادیان کے مصدق ہوں گے۔ اور دیدار اور اسکے رشتوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے۔ اور اگر ایسا نہ کرینگے تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہ ہوگی ہندو صاحبوں کی خدمت میں ادا کر دینگے اور اگر ہندو صاحبان دل سے ہمارے ساتھ صفائی کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی اقرار لکھکر اس پر دستخط کر دیں اور اس کا مضمون بھی یہ ہوگا کہ ہم حضرت محمد مصطفے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کو سچا نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور آئندہ آپکو ادب اور تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے جیسا کہ ایک ماننے والے کے مناسب حال ہے اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک بڑی رقم تاوان کی جو تین لاکھ سے کم نہیں ہوگی احمدی سلسلہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کرینگے یاد رہے کہ ہماری احمدی جماعت چار لاکھ سے کم نہیں ہے اس لئے ایسے بڑے کام کیلئے تین لاکھ روپیہ کوئی بڑی بات نہیں ہے اور جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں ہیں جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے"

اس عبارت میں الفاظ ہمیشہ احمدی سلسلہ کا پیشرو۔ لیڈر۔ واجب الاطاعت ماتحت۔ پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال خصوصیت سے قابل غور ہیں جو بتا رہے ہیں کہ احمدی

سلسلہ کا ہمیشہ ایک پیشرو ہونا ضروری ہے، جو تمام جماعت کا واجب الاطاعت لیڈر ہو اور تمام جماعت اسکے ماتحت ہو اور جو لوگ کسی ایسے پیشرو کے ماتحت نہ ہوں وہ پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت اقدس اپنی جماعت کیلئے کسی ایک پیشرو کے ماتحت ہونا جس کی اطاعت تمام جماعت پر واجب ہو اور جو تمام جماعت کا مقتدا ہو کسقدر ضروری سمجھتے تھے پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے ہم آپ کی کسی ایسی عبارت کے جو بالفرض کئی پہلو رکھتی ہو ایسے معنے کریں جو اس مذکورہ بالا تصریح کے صریح خلاف ہوں بالخصوص جبکہ اس الوصیت کے ایسے معنے زیادہ قرین قیاس ہوں جنے اس پیغام صلح والی عبارت کی بھی تائید ہوتی ہو۔ یا جنکی تائید اس عبارت سے ہوتی ہو

پیشتر اس سے کہ میں ان معنوں کو آپکی خدمت میں عرض کروں آپ کی توجہ الوصیت کے ان الفاظ کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں۔ جنکی طرف آپنے اشارہ فرمایا ہے یعنے "جب کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد ملکر کام کرو" اس جگہ یہ لفظ نہیں ہیں کہ چودہ پندرہ آدمی ملکر کام کریں بلکہ الفاظ یہ ہیں کہ سب میرے بعد ملکر کام کرو۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جماعت کا ایک ایک فرد کسی جگہ جمع ہو کر سارے ملکر کسی ایک کام میں لگ جاویں۔ پس جب قوم میں سے چند آدمی جنہیں قوم منتخب کرے قوم کیطرف سے وکیل ہو کر کوئی کام کرینگے تو وہ سب قوم کا کام ہوگا۔ کیونکہ ساری قوم نے انہیں منتخب کیا ہے اور وہ ساری قوم کی طرف سے وکیل ہیں پس ان کا کوئی کام کرنا گویا تمام قوم کا کرنا ہوگا۔ سو میں اس کے جواب میں یہ عرض کرونگا کہ جطرح چودہ پندرہ کو قوم منتخب کرے اور وہ کوئی کام کریں تو وہ سب قوم کا کام ہوگا اور وہ چودہ پندرہ آدمی قوم کیطرف سے وکیل متصور ہوں گے۔ اسی طرح اگر سب قوم کسی ایک شخص کو منتخب کرے اور وہ شخص بحیثیت تمام قوم کا وکیل ہو کے کوئی کام کرے تو وہ کام بھی تمام قوم کا کام ہوگا نہ کہ کسی خاص فرد کا۔ اور اگر اس شخص کا کام صرف ایک شخص کا کام متصور ہوگا تو کوئی وجہ نہیں کہ چودہ پندرہ آدمی کا کام صرف انہیں چودہ پندرہ آدمیوں کا کام نہ متصور ہو۔ غرض اس فقرہ کا مدعا یہ ہے کہ جب کوئی شخص روح القدس پاکر کھڑا ہو تو اس میں لوگوں کی اراء و اتفاق پر کچھ انحصار نہیں اور جب کوئی شخص روح القدس پاکر کھڑا ہونیوالا ہو تو اس وقت سب جماعت کا انتخاب کردہ شخص روح القدس پاکر کھڑا ہونے والے شخص کے۔ اب جب ہم اس فقرہ سے چند پہلے فقروں کو دیکھتے ہیں تو ان میں انتخاب ہی کا ذکر پاتے ہیں اور انتخاب بھی ایسا جو جماعت کے کسی خاص حصہ کا نہ ہو بلکہ تمام جماعت کی طرف سے ہو جو سب جماعت کے اتفاق کا مراد ہو ہاں چونکہ جماعت کے ایک ایک فرد کی رائے حاصل کرنا نہ صرف محال ہے بلکہ لاحاصل ہے کیونکہ ہر ایک شخص میں اس بات کی اہلیت نہیں ہوتی۔ اس لئے حضرت اقدس نے اسکے لئے حد بندی فرما دی اور فرما دیا کہ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لایق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بنا دے۔ غرض اس فقرہ مذکورہ بالا کے وہ معنے نہیں ہیں جو آپ سمجھے ہیں۔ آپ اس فقرہ سے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ کوئی ایک شخص سوائے مصلح موعود کے جماعت کا مطاع نہیں ہو سکتا اور حضرت اقدس ایک پیشرو واجب الاطاعت کو جماعت کیلئے ضروری قرار دیتے ہیں۔ بعض لوگ غلطی سے یا مغالطہ کے طور پر اس عبارت کا جو اوپر مذکور ہوئی ہے یہ مدعا بیان کیا کرتے ہیں کہ ایسے انتخاب شدہ آدمی جماعت میں ایک وقت میں متعدد بھی ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ہونے چاہئیں اور دلیل یہ پیش کیا کرتے ہیں کہ حضرت اقدس نے اس جگہ جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے لیکن یہ خیال باطل ہے کیونکہ اول تو حضرت اقدس نے تفصیل کے موقعہ پر خود ہی واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے اور بتا دیا ہے کہ جمع کے صیغے سے یہ مراد نہیں کہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ ایسے آدمی منتخب ہو سکتے ہیں

بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ یکے بعد دیگرے ایسے کئی وجود ہونگے۔ لیکن ایک وقت میں ایک ہی ہوا کریگا پھر ثانیاً یہ کہ اگر بالفرض متعدد ہوں تو ان کا انتخاب مومنوں کے اتفاق سے نہیں ہوگا بلکہ ہر ایک علاقہ یا شہر کے لوگ اپنے لئے اپنے طور پر کسی کو منتخب کر لینگے پس ایسا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے کی طرف ہرگز منسوب نہیں ہوگا اس تقریر پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ چالیس مومنوں کا اتفاق بھی جماعت کا اتفاق نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ ان چالیس کو تو حضرت اقدس نے تمام جماعت کے وکیل قرار دیا ہے پس انکا انتخاب تو کل جماعت کا انتخاب ہوگا۔ لیکن کسی خاص علاقے کے آدمیوں کا انتخاب جنکے مقابلہ میں کسی دوسرے علاقہ میں کوئی اور چالیس مومن کسی اور کو منتخب کرینگے پس یہ انتخاب کل جماعت کا انتخاب نہیں کہلا سکتا۔ اور حضرت اقدس کے کلام کا یہ مدعا ہی نہیں ہے کہ چالیس آدمی جس جس شخص کو یا جن آدمیوں کو منتخب کریں وہ بیعت لینے کے مجاز ہیں کیونکہ اس فقرہ میں حضرت اقدس نے جمع کے صیغے کو ترک کر کے اسکی بجائے واحد کا صیغہ رکھا ہے اور فرمایا ہے پس جس شخص الخ۔

علاوہ اسکے حضرت اقدس ایسے شخص کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بنا دے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ باقی لوگ اسکی اتباع و اقتدا کریں پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ تمام قوم کیطرف سے منتخب شدہ ایک وقت میں تمام قوم کے کئی ایک مقتدا ہوں۔ نیز اس جگہ حضرت اقدس ایسے لوگوں کے وجود کو اس مقصد کے حصول کا سبب اور ذریعہ قرار دیتے ہیں کہ متفرق آبادیوں کے لوگ توحید کیطرف آئیں اور دین واحد پر جمع ہوں اور اسی نتیجہ کو اپنی بعثت کا اصل مقصد بتا رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس ایسے وجودوں کو اپنا قایم مقام قرار دے رہے ہیں۔ جسکی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت اقدس اس سے چند سطر پیشتر اس بات کیطرف اشارہ فرما چکے ہیں کہ میں جس مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں اسکی تکمیل میرے ہاتھ سے نہیں ہوگی۔ میرا کام اس کی تخم ریزی کرنا تھا اور اس کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ میرے بعد ایسے ہی اسباب پیدا کریگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا۔ یعنے ابوبکر صدیق کو کھڑا کیا۔ جس کے ذریعہ سے جماعت کو جو تتر بتر ہو چلی تھی۔ اکٹھا کر دیا اور وہ سب ملکر کام کرنے لگے۔ غرض جب ایک طرف حضرت اقدس تمام جماعت کا ہمیشہ کیلئے ایک پیشرو واجب الاطاعت کے ماتحت ہونا ضروری قرار دیتے ہیں اور پھر دوسری طرف اپنے بعد کے متعلق بالکل وہی امور بتائے ہیں جو پہلے انبیاء کے بعد وقوع میں آتے رہے، اور اس بات کی ان الفاظ میں خبر دیتے ہیں کہ یہ **اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے** اور یہ محقق امر ہے کہ کسی نبی کے بعد اسکے مقاصد کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی انجمن نہیں قایم کی بلکہ وہ ہمیشہ خلافت کو قایم کرتا رہا ہے تو پھر آپ کے پیشکردہ فقرہ کے وہ معنے کیونکر صحیح ہو سکتے ہیں جو آپنے بیان فرمائے ہیں اور یہ محض وہم ہے کہ حضرت اقدس نے اپنے بعد کے لئے کسی انجمن کو ان کاموں کے متعلق جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور جو آپ ہمیشہ اپنی زندگی میں خود سرانجام دیتے رہے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں ایک مجلس قایم فرمائی اور اسکی نسبت یہ بھی فرمایا کہ چونکہ وہ صدر کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اسلئے اسے دنیاداری کے رنگوں سے بچتے رہنا چاہیئے مگر اس انجمن کا اور اسکی جانشینی کا آپ کی وفات سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ جہاں حضرت اقدس نے رسالہ الوصیت میں اپنی وفات کا ذکر فرما کر اپنے بعد کیلئے انتظام سلسلہ اور اجتماع جماعت کی صورت بیان فرمائی ہے وہاں انجمن کا قطعاً کچھ ذکر نہیں ہے نہ صراحتہً نہ اشارۃً نہ کنایۃً۔ اور جہاں انجمن کیفیت بھی بیان فرمائی ہے وہاں آپکی رحلت کے بعد کے انتظام کے متعلق قطعاً کچھ ذکر نہیں ہے۔ معلوم نہیں بعض لوگ کسطرح آسمان اور زمین کے قلابے ملاتے ہیں۔ آپ رسالہ الوصیت نکال کر بغور دیکھ لیں۔ انجمن کا بڑا مقصد آپنے مقبرہ بہشتی کی آمد کے انتظام کو قرار دیا ہے کیونکہ اس مقبرہ کے ساتھ ایسی وصایا کا تعلق ہے جنکی بنا پر اس مد میں بڑے بڑے اموال سلسلہ کے اور بڑی بڑی جایدادیں آنے والی تھیں اور ان کے حساب کی باقاعدگی کیلئے بہت بڑے انتظام کی ضرورت ہے اور حضور نے اس ضرورت کیلئے فوری انتظام یہ کیا ہے۔ کہ جب تک باقاعدہ کوئی انجمن نہ قایم ہو اس کا انتظام صدیق ثانی حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ دارضا کے سپرد فرمایا ہے۔ لیکن اپنے نائب کیلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض کی مثال دیکر اور حضرت ابوبکر صدیق کو قدرت ثانیہ کا مظہر قرار دیکر اسی طور پر قدرت ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی فرماتے ہیں اور اسکے لئے جماعت کو تاکید فرماتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ جس وقت تک میں نہ جاؤں وہ قدرت نہیں آسکتی لیکن جب میں جاؤنگا تو وہ قدرت تمہارے پاس آجائیگی اور اس قدرت کے ظہور کا نتیجہ اپنے مقصد کی تکمیل بیان فرماتے ہیں۔ اور پھر اس مقصد کے حصول کو اس سلسلہ پر موقوف قرار دیتے ہیں کہ میرے بعد جماعت کے پاک نفس بزرگ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لیں غرض جس مقصد کیلئے آپ مبعوث کئے گئے تھے اسکی تکمیل کا کام تو خلفاء کیطرف منسوب فرماتے ہیں۔ اور مقبرہ کی آمدنی کا حساب و کتاب باقاعدہ رکھنے کیلئے ایک انجمن قایم کرتے ہیں تاکہ یہ کام خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے اوقات گرامی کا تارج نہ ہو اور تکمیل مقاصد میں خلل انداز نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس نے یہ کام اپنے ذمہ بھی نہ لیا جسکی طرف احادیث میں بھی ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا تھا کہ لا بعد از ایلا یحسب یعنے تمام مہری اموال کا حساب و کتاب خود اپنے ہاتھ میں نہیں رکھیگا۔

میں چاہتا تھا کہ اس موضوع پر کچھ مفصل لکھوں مگر گنجائش نہیں۔ اس لئے اسی پر ختم کرتا ہوں۔ اور مصلح موعود کے متعلق جو کچھ آپنے اس سوال میں بیان فرمایا ہے۔ اسکے متعلق جو کچھ ضروری سمجھتا ہوں اسے بھی اس آئندہ سوال کیلئے ہی چھوڑتا ہوں جو آپنے مسئلہ مصلح موعود کے متعلق لکھا ہے۔

ہاں میں شاید یہ بتانا بھول گیا کہ انجمن کی جانشینی کے کیا معنے ہیں۔ سو معروض ہے کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی انجمن کے متعلق یہ ہرگز نہیں لکھا کہ وہ میری جانشین ہوگی۔ بلکہ آپنے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ جانشین ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ حضرت اقدس نے اپنے جن کاموں کیلئے اس انجمن کو قایم کیا وہ اس وقت ہی ان کی ذمہ دار ہے جس طرح آئندہ ہوگی نہ یہ کہ اب نہیں ہے اور آئندہ ہوگی۔ اور نہ یہ کہ آئندہ اسکے فرایض اور کام بڑھ جائینگے۔ غرض اسکے ذمہ جو کام پہلے بتا دیا ہے۔ اور وہ کام یہ ہے کہ مقبرہ بہشتی کا انتظام کرنا اور اسکی آمدنی کو ایسے کا[illegible] اشاعت اسلام

ہوتی ہو۔ ایسا ظاہر ہے کہ حضرت اقدس کی بعثت کی اصل غرض نہ تو مقبرہ بہشتی کا انتظام کرنا تھی اور نہ اسکی آمدنی کا انتظام ورنہ یہ لازم آئیگا کہ جس کام کیلئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو بھیجا تھا وہ آپنے نہیں کیا۔ کیونکہ جب تک مقبرہ ہی نہ تھا۔ اس وقت اسکے انتظام اور اس کی آمدنی کے انتظام کے کیا معنے۔ اور جب مقبرہ بنگیا تو اس وقت سے آپنے اس کا انتظام پہلے عارضی طور پر حضرت صدیق ثانی کے سپرد کرنے کی تجویز فرمائی۔ اور پھر جلد ہی ایک انجمن قایم کرکے مقبرہ کا تمام کاروبار اس کے سپرد کردیا۔ اور کبھی بھی یہ کام خود نہ کیا

اس جگہ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ ضمیمہ الوصیت کی ہدایت ۱۳ میں انجمن کی جا نشینی کا ذکر ان لفظوں میں آیا ہے کہ چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لئے اس انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا۔" اس عبارت سے صاف ظاہر ہے اس جگہ اصل مدعا یہ بتانا ہے کہ اس انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اس بات کا ذکر کہ انجمن جانشین ہے اسکی دلیل اور علت کے طور پر بیان ہوا ہے۔ جسکو لفظ چونکہ کے ماتحت ذکر کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے یہ انجمن کی جانشینی قبل ازیں بتائی جا چکی ہوئی ہے اور اس جگہ اس معلوم شدہ بات کو بطور دلیل لایا گیا ہے پس انجمن کی جانشینی کے معنے جو کچھ ہیں اور اس سے جو کچھ مراد ہے وہ پہلی عبارت میں مذکور ہو چکا ہے۔ جس میں اس انجمن کی ضرورت اور اسکے فرائض بیان کئے گئے ہیں۔ پس اس فقرہ میں انجمن کی جانشینی سے انہی اغراض و مقاصد کیطرف اشارہ مقصود ہے۔ جنکے لئے قایم کیا گیا ہے نہ یہ کہ حضرت اقدس کی وفات کے بعد اس انجمن کو کوئی نیا منصب حاصل ہو جائیگا۔ جسکے ماتحت اس انجمن کے کچھ نئے فرائض بڑھ جائینگے جنکی ادائیگی قبل ازیں حضرت اقدس خود سرانجام دیتے تھے رہا یہ کہ حضرت اقدس نے اشاعت کا کام بھی انجمن کے سپرد کر دیا سو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انجمن آپ کی خلیفہ بنگئی۔ کیونکہ یہ کام تو اللہ تعالےٰ نے ہر مومن کے سپرد کیا ہے اور انکی جانوں اور مالوں کو اس راہ میں وقف قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اور ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ پس اس طرح تو ہر ایک مومن آپکا خلیفہ ہے۔"

(۵) آپ استفسار فرماتے ہیں کہ بیشک خلیفہ حسب اقتضائے وقت سب کچھ کر سکتا ہے مگر نبی یا مامور من اللہ کے احکام کو کسی طرح یا کسی رنگ میں بدل نہیں سکتا پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت اقدس تو اشاعت اسلام کا کام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کریں اور آپ اس فنڈ کو اس انجمن سے الگ کرکے ایک علیحدہ جماعت کے سپرد کریں۔ حالانکہ صدر انجمن احمدیہ اسی کے لئے بنائی گئی۔ اور اس مد کے اموال کا انتظام اسی کیلئے مخصوص کیا گیا

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اقدس نے الوصیت میں یا کسی اور تحریر یا تقریر میں یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ اشاعت اسلام کا کام صدر انجمن کے سوا قطعاً کوئی کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ اشاعت اسلام کا کام تو اللہ تعالےٰ نے ہر مومن پر فرض کیا ہے پس اگر حضرت اقدس کسی انجمن کو یہ ہدایت دیں کہ وہ اشاعت اسلام کا کام کیا کرے تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے طور پر دین کی خدمت کرنا چاہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دعوۃ الی الخیر کا کام کرنا چاہے تو وہ مجرم ہوگا۔ خود حضرت کی منظوری اور پسندیدگی سے بلکہ آپکی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے قایم ہو چکنے کے بعد قادیان میں ایک انجمن قایم ہوئی جو ابتک موجود ہے۔ جسکا نام انجمن **تشحیذ الاذھان** قادیان ہے اور جسکے ماتحت رسالہ تشحیذ الاذہان نکلتا ہے۔ اور اسکا نام بھی خود حضرت اقدس نے تشحیذ الاذہان رکھا تھا۔ اسکے اغراض و مقاصد اور قواعد جو اسکے پہلے ہی نمبر میں شایع ہوئے تھے ان مقاصد میں سے پہلا مقصد یہ لکھا ہے کہ "اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا" اور اس کے قواعد میں سے سب سے پہلا قاعدہ یہ لکھا ہے کہ "اس رسالہ سے کوئی مالی فایدہ ذاتی اغراض کیلئے ہرگز متصور نہ ہوگا اور جو مالی فایدہ ہوگا اس کو اشاعت اسلام میں خرچ کیا جائیگا۔"

اب ظاہر ہے کہ نہ یہ انجمن صدر انجمن کے ماتحت کبھی تھی اور نہ اب ہے اور نہ ہی اسکا رسالہ کبھی صدر انجمن کی مداشاعت کے ماتحت ہوا اور نہ اسکی آمدنی میں صدر انجمن کا کچھ دخل تھا اور نہ ہے۔ پس اگر حضرت اقدس کا منشاء نعوذ باللہ یہ تھا کہ صدر انجمن کی مد اشاعت اسلام کے سوا کوئی شخص خدمت دین کا کام نہ کرے تو خود حضرت اقدس نے انجمن تشحیذ الاذہان کو جسکا مقصد ہی اشاعت اسلام تھا کیونکر پسند فرمایا اور کیوں اسکی منظوری دی اسی طرح جب اخبار بدر جاری ہوا تو اس وقت بھی ایک انجمن اشاعت اسلام کیلئے قایم ہو چکی ہوئی تھی۔ جسکے ماتحت رسالہ ریویو آف ریلیجنز نکلتا تھا۔ بلکہ اس انجمن کا تو نام ہی انجمن اشاعت اسلام تھا۔ لیکن اس انجمن کا وجود اخبار بدر کے اجرا کا مانع نہ ہوا حالانکہ اس اخبار کا مقصد بھی اشاعت اسلام ہی تھا اور حضرت اقدس کے منشاء کے ماتحت ہی نکلا تھا۔

غرض اگر حضرت اقدس نے اشاعت اسلام کیلئے ہی اس انجمن کی بنیاد رکھی تھی اور اشاعت اسلام کا کام اسکے سپرد کیا تھا۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ **انجمن ترقی اسلام** کا قیام حضرت اقدس کے کسی ارشاد یا کسی مقصد کے منافی ہے۔

علاوہ اسکے الوصیت کی جو عبارت آپنے پیش کی ہے اس کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ اشاعت اسلام کا کام حضرت اقدس نے صدر انجمن کیلئے ریزرو کر دیا تھا بلکہ اس عبارت کا ماحصل صرف یہ ہے کہ انجمن کو مقبرہ بہشتی کی مد سے جو آمدنی حاصل ہوگی اسے انجمن مذکور اشاعت اسلام کے کام پر خرچ کریگی پس اس مقبرہ بہشتی کی آمدنی کو انجمن کیلئے مخصوص کیا تھا نہ کہ اشاعت اسلام کے کام کو اور اس آمدنی کو اشاعت اسلام کیلئے مخصوص فرمایا تھا کہ انجمن اس آمدنی کو صرف اشاعت اسلام پر خرچ کرے نہ یہ کہ اشاعت اسلام کو اس آمدنی سے مخصوص فرمایا تھا کہ اس مقبرہ کی آمدنی کے سوا اور کسی قسم کی آمدنی سے اشاعت اسلام کا کام نہ کیا جائے اور کہ انجمن مذکور کے سوا اور کوئی اشاعت اسلام کا کام نہ کرے

پھر اس کے بعد یہ معروض ہے کہ یہ بھی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے صدر انجمن سے اشاعت اسلام کا کام لے لیا ہے بلکہ انجمن مذکور بدستور

اپنا کام کر رہی ہے اور اسکی اشاعت اسلام بدستور
اسلام کی اشاعت کر رہی ہے نہ ریویو اردو بند کیا گیا
ہے نہ ریویو انگریزی نہ کتب کے ذریعہ سے اشاعت
کا کام بند ہوا ہے۔ غرض صدر انجمن احمدیہ جس طور
پر پہلے خدمت اسلام بجا لا رہی تھی اسی طرح بدستور
اب بھی اس خدمت کو وہ سرانجام دے رہی ہے بلکہ
بفضل خدا احسن طور پر۔

نیز مقبرہ بہشتی کا انتظام اب بھی بدستور صدر
انجمن کے متعلق ہی ہے اور انشاء اللہ بدستور رہیگا
اور اس کا روپیہ اشاعت اسلام کیلئے صدر انجمن کے
ماتحت اب بھی اسی طرح خرچ ہوتا ہے جسطرح پہلے
مقبرہ کا روپیہ انجمن ترقی اسلام کے ماتحت خرچ نہیں ہوتا
حضرت اقدس نے جس جس کام کو صدر انجمن کے
سپرد کیا تھا۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالے اس سے
کوئی الگ نہیں کر لیا بلکہ وہ تمام بدستور کر رہی ہے۔
اس جگہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ گو یہ صحیح ہے کہ صدر انجمن
احمدیہ کی موجودگی میں کسی اور ایسی انجمن کا قایم کرنا جو
اشاعت اسلام کا کام کرے ناجائز نہیں ہے مگر تاہم
جب صدر انجمن یہ کام کر رہی تھی۔ تو پھر الگ ایک
انجمن قایم کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ سو اس کا جواب
یہ ہے کہ چونکہ بعض ممبران صدر انجمن سلسلہ کے ذکر
کو سم قاتل قرار دیتے ہیں اور حضرت خلیفہ ثانی
احمدیت کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کو مترادف سمجھتے
ہیں۔ حضرت اقدس کا اسکے متعلق جو کچھ ارشاد ہے
وہ تو القول الفصل میں مفصل پڑھ چکے ہونگے) اس وجہ
سے اس وقت تک کیلئے جب تک کہ یہ اختلاف ممبران
انجمن میں باقی ہے حضور نے مناسب سمجھا کہ اس غرض
کو پورا کرنیکے لئے ایک الگ انجمن قایم کی جاوے تاکہ
احمدیت کی تبلیغ نہ رکی رہے۔ کیونکہ گو اکثر ممبران انجمن تبلیغ
احمدیت کو ضروری سمجھتے ہیں اور انجمن کی کثرت رائے
اسی طرف ہے اور انجمن کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ
بھی ہو چکا ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق
انجمن کیلئے سلسلہ کے پیشرو کی اطاعت بحیثیت اسکے
خلیفۃ المسیح ہونے کے واجب ہوگی تاہم چونکہ بعض ممبران
ابھی تک سختی سے اسکی مخالفت پر آمادہ ہیں اور
اس وجہ سے احمدیت کی تبلیغ میں کسی روک کا
پیدا ہو جانا بعید نہیں ہے اس وجہ سے ضروری

ہوا کہ اس وقت تک کہ اللہ تعالے ان باقی ممبران کو
بھی درست راہ کی طرف لاوے یا کوئی اور راہ نکال
دے ایک ایسی انجمن بنائی جاوے جو بکلی طور پر احمدیت
کی تبلیغ کو اپنا فرض سمجھے۔ ہاں جب اللہ تعالے اپنے
فضل سے صدر انجمن کی رائے کو اس مقصد کی پیروی
کیلئے متفق کر دے تو پھر اس وقت اس دوسری انجمن
کی ضرورت نہ رہیگی۔ اور اس وقت اسے صدر انجمن
احمدیہ کے ماتحت کر دیا جائیگا (انشاء اللہ تعالے)
جیسا کہ حضرت ممدوح اپنے اس ٹریکٹ میں جسمیں
اپنے اس انجمن کے قایم کرنے کا ذکر فرمایا تھا تحریر فرماتے
ہیں "کہ اسی وقت تک اس انجمن کی علیحدہ ضرورت
ہوگی جب تک کہ مجلس معتمدین کی مناسب اصلاح ہو جائیگی
تو پھر اس انجمن کی علیحدہ ضرورت نہ ہوگی بلکہ یہ کام
بھی اسی کے سپرد کر دیا جائیگا"

اس جگہ آپکے اس استفسار کا جواب بھی لکھ دینا
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب انجمن خلیفہ کے
ماتحت ہی تو کیوں نہ انجمن کا ہر فعل خلیفہ کا فعل قرار دیا
جائے۔ اس کے متعلق معروض ہے کہ انجمن تو حضرت
اقدس کے حکم کے ہی ماتحت تھی بلکہ بطریق اولیٰ
ماتحت تھی مگر باوجود اسکے یہ کہنا میرے نزدیک صحیح
نہیں ہے کہ اسوقت انجمن کا ہر ایک فعل آپ ہی کا
فعل تھا کیونکہ اللہ تعالے نے جس مقام پر ان لوگوں
کو کھڑا کیا ہوتا ہے اسکے ماتحت ان کے اپنے افعال
نہایت بلند مقام پر واقع ہوتے ہیں جیسا کہ کسی بزرگ
کا قول ہے کہ "جو باتیں عوام کی نظر میں حسنات ہوتی
ہیں وہ ابرار کے مقام کی۔ ردے سیئات ہوتی ہیں
اور ساتھ ہی اللہ تعالے ان لوگوں کو اسقدر اولوالعزمی
علو ہمت اور حیا بخشتا ہے کہ وہ لوگوں کی معمولی
فروگذاشتوں پر گرفت نہیں فرماتے اور بہتیری ایسی
افعال وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جنپر وہ گرفت
نہیں کرتے (گو کسی رنگ میں کسی موقعہ پر ایسے امور کی غلطی
کا اظہار کر دیں) اور وہ خود ان افعال سے بالکل مبرا ہوتے
ہیں سا دوران کے قریب جانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ انکے
ارفع مقام کا تقاضا ہی یہی ہوتا ہے پس اس بنا پر میرے
نزدیک انجمن کے فیصلوں کو آپ کی طرف منسوب کرنا
ایک جرأت اور دلیری ہے جو بے ادبی میں داخل ہے
پس باوجودیکہ انجمن اصولاً خلیفہ کے ماتحت ہے۔

لیکن انجمن کے فیصلوں کو خلیفہ کی طرف منسوب کرنا
میرے نزدیک درست نہیں ہے۔ البتہ خلیفہ کے فیصلوں
کو انجمن کا فیصلہ اور تمام قوم کا فیصلہ کہنا صحیح ہے اور
بیشک صحیح ہے کیونکہ جماعت کے کسی فرد کا یہ حق نہیں ہے
کہ جب تک وہ اپنے آپ کو جماعت کی طرف منسوب کرتا
ہے۔ جماعت کے پیشرو کے فیصلوں سے اپنی بے تعلقی
ظاہر کرے پس اگر خلیفہ وقت کوئی فیصلہ کرے تو یہ کہنا
صحیح ہوگا کہ یہ فیصلہ انجمن کی متفقہ رائے کا اور تمام
جماعت کا متفقہ فیصلہ ہے۔

(۶) آپ استفسار فرماتے ہیں کہ جب الوصیت کے رو سے
انجمن کے ممبران کی ایزادی یا کمی کا اختیار انجمن کیلئے
مخصوص ہے تو خلیفہ کی اکیلی رائے کو کیوں فیصل قرار دیا
گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اقدس نے
صدر انجمن کو قطعی طور پر آزاد نہیں رکھا بلکہ رسالہ الوصیت
میں ہی اسے حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ چلنے کا حکم
دیا ہے۔ پس جب سلسلہ احمدیہ ایک شخص واحد کو تمام جماعت
کا پیشرو واجب الاطاعت قرار دیتا ہے تو پھر یہ
دعوی کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ انجمن کسی کے ماتحت نہیں
اور کہ وہ بکلی آزاد ہے جماعت احمد کا مطاع کو یقیناً
وہی شخص ہے جو اسکا پیشرو واجب الاطاعت ہے نہ کہ
انجمن؟ پس جب تمام جماعت ہی اس پیشرو کی شخصی اطاعت
کے نیچے آگئی تو انجمن کی آزادی کے کیا معنے۔ یہ بھی
یاد رہے کہ بعض اختیارات کو انجمن کیطرف منسوب
کرنا اور انجمن کو پیشرو واجب الاطاعت کے ماتحت قرار
دینا ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد اور تعارض نہیں ہے
اگر انجمن باوجود ذمی اختیارات ہونیکے کسی گورنمنٹ کے
ماتحت رہ سکتی ہے یہ کسی کو کچھ اختیار حاصل ہونیکے معے تو ایک پیشرو
یہ نہیں ہوسکتے کہ وہ بس مطلق العنان ہے پس حضرت
اقدس کے ان دونوں ارشادوں میں کوئی تعارض نہیں
ہے۔

(باقی آئندہ)

ناظرین الحکم کو چاہیئے کہ وہ الحکم
کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہیں
کیونکہ اس کو حضور نے اپنا بازو قرار
دیا ہے۔ مینجر الحکم

مفت مندرجہ ذیل کتب میں سے جو مناسب سمجھیں طرف ایک کارڈ لکھکر منگوا کر واقفیت حاصل کریں! **مفت** آپ ان کو دیکھکر خوش ہونگے۔

رسالہ امرت۔ جسکے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک علاج مشتہر و مقبول عام دوائی **امرت دھارا** جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے کا مفصل بیان ہے آپکے دیکھنے کے قابل ہے کہ طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدے کر سکتی ہے دھوکے سے بچو امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے اور کوئی نہیں جانتا

رسالہ امراض مخصوصہ مردان مردوں کے مخفی امراض کے اسباب اور علاج آجکل کیحالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے گمشدہ طاقت کے مایوس مریض اسکو پڑھکر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے یہ چالیس صفحہ کا رسالہ بھی مفت ہے

فہرست ادویات دیش الپکارک و امرت دھارا و شدلیہ یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کے ضروری اوصاف بتلاتی ہے اسکے اندر طبی کتب مصنفہ شریمان کوی دلوذ پنڈت ٹھاکر دت شرما و امرت دھارا و ایڈیٹر اردو ہندی دیش الپکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش الپکارک اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اسکے نہیں جسکو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بنجاتے ہیں نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ تے ششماہہ سہ ماہی ۱۲ ہندی کی سالانہ قیمت ۱۴ (نوٹ) ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے ہمارے لائق ایجنٹ بہت کمائی میں قوا آمدنی ہیں

(خط مکتوبت اور تار کا پتہ) (برائے خط) **امرت دھارا لاہور**

سچائی کا جھنڈا

اشتہارونکی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طرار آجکل دہ سہ دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے۔ معجون طلسمی قوائے تناسل اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر ایک شکایت کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی بکس عہ

طلائے طلسمی پیرانہ سالی کی وجہ اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فائدہ اوٹھائیں انشاء اللہ وہ ضرور ہی اسکو مفید پائینگے قیمت فی شیشی عہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قوۃ بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ ر

سلون دندان دانتور کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ایڈ حکیم سید فراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلیمپ گیٹ دہلی

Digitized by Khilafat Library

ایک نعمت

دق۔ سوزش حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہیں اور پھیپھڑوں کے امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی غرغراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات کیلئے جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کیلئے بہت ضروری ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں ایک روپیہ

وید شاستری منی شنکر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

بچوں کی تندرستی!

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر ہوتا ہے جب بچہ تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایمشن دینا چاہیئے اسکے چند قطرے ملاکر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوجاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے

اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

صحت کیلئے حاصل کرنا

تریاق قوۃ باہ یا لطف زندگی کے طالبوں کی جان!!!

پتہ یہ ہے حکیم بصری فضل احمد صاحب قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

یہ تریاق جریان اور سرعت نزال رقت کا شرطیہ علاج ہے اس تریاق کے استعمال سے جریان تو پہلے روز ہی کافور ہوجاتا ہے اور قوۃ باہ اور منی کی افزائش میں لاثانی ہے۔ اسکے استعمال سے اسقدر قوت باہ پیدا ہوجاتی ہے جسکا ضبط کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ ایک راز اسکے متعلق ایسا ہے جو اس جگہ بیان کرنا خلاف تہذیب ہے اگر آپ اسکو معلوم کرنا چاہیں تو آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دریافت فرماسکتے۔ سوئی ہوئی قوۃ کو جگانا اسی تریاق کا کام ہے بدن کو موٹا اور طاقتور بناتا ہے اگر آپ اسکو ایک دفعہ استعمال فرمالیں گے تو پھر زندگی بھر کسی مقوی دوا کے استعمال کیضرورت نہیں ہوگی۔ سچ تو یہ ہے کہ دنیا بھر کی ہزاروں مقوی دواؤں میں سے اگر کوئی دوا مفید ہے تو یہ تریاق مفید ہے لطف زندگی طالبوں کی جان ہے ہر ایک دوست کیلئے یہ تریاق اس کے ہزار گناہ بہتر اور زیادہ اور امیروں کے لئے ایک نادر سے نادر تحفہ ہے تریاق ایک نہایت اعلےٰ التحفہ ہے بادشاہوں جو دوست اسکے نامعتقد ہیں وہ صرف اسی وقت تک ہی ہیں جب تک اس عالیشان تریاق کو انہوں نے مشاہدہ نہیں فرمایا۔ چند دن اسکی چند خوراکیں استعمال کرلیں تو پھر اسکے غلام ہیں یہ تریاق حد مبالغہ تک مفید ہے اس تریاق کے استعمال سے محروم رہنے والا لطف زندگی سے یقیناً محروم رہجاتا ہے لقوہ رعشہ لیان اور سلسل البول کو یقیناً ۱۹ خوبیاں اسمیں بیطیر ہیں (۱) تندرستی کیحالت ہر روز نیا ہی لطف دکھاتا ہے (۲) بعد استعمال فوراً فراغت استعمال کرنیسے پھر ویسی ہی قوۃ قائم ہوجاتی ہے (۳) دماغ کی طاقت کو بڑھاتا ہے (۴) نزلہ اور زکام کو روک دیتا ہے (۵) ہاضمہ باہ یعنی روح اور ریح اور خون۔ ان تینوں کو طاقت بڑھاتا ہے (۶) دلکو خوشی اور فرحت دیتا ہے اور جگر کا نہایت قوۃ بخش ہے (۷) خون پیدا کرکے بدن کو موٹا تازہ بنادیتا ہے (۸) امساک بلا کسی منفی اثر کے اثر کرتا ہے جو کسی سستی چیز سے ممکن نہیں منی کو غلیظ اور کثرت سے پیدا کرتا ہے (۱۰) یبوست کو مٹاتا ہے (۱۱) نگاہ کو تیز کرتا ہے (۱۲) بار بار کے پیشاب آنیکو خوب روکتا ہے (۱۳) پٹھوں کو طاقت دیتا ہے (۱۴) ہر مزاج کے موافق ہے (۱۵) بوڑھوں کو جوانی کا لطف دکھاتا ہے کے علاوہ موسم سرما میں جارحہ نہیں لگنے دیتا (۱۶) کسی قسم کی بدپرہیزی اسکے استعمال سے نہیں ہوتی (۱۷) ایکدفعہ استعمال سے برسوں تک قوۃ قایم رہتی ہے (۱۸) منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library

اپنی صحت سے غافل نہ رہو

عرق پودینہ

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ایک تندرستی اور ہزار نعمت اگر تندرستی میں فرق ہے تو دنیا کی دولت بیکار ہے مگر افسوس کہ ایسے بہت لوگ ہیں جو اپنی صحت سے غافل رہکر کسی مفید چیز سے بھی فائدہ نہ اٹھائے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا عرق پودینہ جو پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے۔ بدہضمی۔ پیٹ پھولنا متلی نفخ ریاح وغیرہ کیلئے نہایت ہی مجرب دوا ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہر گھر گرہست کو اس سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر

کلورو ڈائین

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو ہی خوراک سے جاتی ہے۔ آدن۔ دست اور پیچش کیلئے یہ مفید دوا ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور دیگر کلورو ڈائنوں سے کہیں بڑھکر ہے۔

اس لئے بازاری کلورو ڈائنوں کو نہ خرید کرکے اس کلورو ڈائین کو خریدیں

قیمت ۶ر ایک درجن کے لئے
محصول ڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶۔ اسٹریٹ کلکتہ